تغیر پذیر حالات میں

تفقہ کے تقاضے اور ہم

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

ڈاکٹر یوسف القرضاوی

IFA PUBLICATIONS

ایفا پبلیکیشنز

٢٥
ت-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تغیر پذیر حالات میں

تفقہ کے تقاضے اور ہم

مؤلف

ڈاکٹر یوسف القرضاوی

مترجم

مفتی نسیم احمد قاسمیؒ

www.KitaboSunnat.com

ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : تغیر پذیر حالات میں تفقہ کے تقاضے اور ہم
(حاجتنا إلى فقه جديد)

مؤلف : علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی

مترجم : مفتی نسیم احمد قاسمیؒ

اشاعت اول : نومبر ۱۹۹۲ء

اشاعت دوم : اکتوبر ۲۰۱۰ء

صفحات : ۴۰

ISBN : 978-81-910932-2-3

قیمت : ۲۲/روپے

ناشر

ایفا پبلیکیشنز

۱۶۱-ایف، بیسمنٹ، جوگابائی، پوسٹ باکس نمبر: ۹۷۰۸

جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

فون: 011-26981327

ای میل: ifapublications@gmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس ادارت

۱- مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی

۲- مولانا محمد برہان الدین سنبھلی

۳- مولانا بدر الحسن قاسمی

۴- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

۵- مولانا عتیق احمد بستوی

۶- مفتی محمد عبید اللہ اسعدی

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 2058
Block, Garden Town Lahore

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ	۹
توجہ طلب	۱۱
جدید فقہ کی ضرورت	۱۴
مطلوبہ فقہ کی اقسام	۲۰
فقہ شرعی	۲۱
فقہ واقعی	۲۲
فقہ الاولویات	۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

احکام شریعت کے فہم صحیح کو "تفقہ" کہتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین" (اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں، اسے دین کا فہم صحیح عطا فرماتے ہیں)۔

دین کے فہم صحیح کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف خالق کائنات سے اس کا رشتہ استوار ہو، دوسری طرف وہ خلق اللہ کی ضرورتوں اور مصلحتوں سے آگاہ ہو، وہ کتاب وسنت کا غواص بھی ہو، اور اپنے عہد کے تقاضوں سے باخبر اور سماج کا نباض ہو، اس لئے یہ موضوع بہت اہم ہے کہ موجودہ تیز رفتار تبدیلیوں کے عہد میں تفقہ کے تقاضے کیا ہیں؟

چنانچہ عالم اسلام کے ممتاز فقیہ ڈاکٹر یوسف قرضاوی نے اس موضوع پر "حاجتنا إلی فقہ جدید" کے نام سے ایک مختصر مگر جامع رسالہ تحریر فرمایا ہے، ممکن ہے کہ ان کی بعض آراء سے اختلاف کیا جائے؛ لیکن جن گوشوں کو انھوں نے نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے اور جن جہتوں سے احکام فقہیہ پر غور کرنے کی دعوت دی ہے، ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس رسالہ کی اہمیت وافادیت کی وجہ سے نوجوان فاضل مولانا مفتی نسیم احمد قاسمی مرحوم (سابق رفیق اسلامک فقہ اکیڈمی ونائب ناظم امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ) نے اس کو اردو کا جامہ پہنایا، اکیڈمی دوسری بار اس علمی سوغات کو اہل علم ونظر کی بارگاہ تک پہنچا رہی ہے، مترجم مرحوم دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں تھے، اللہ نے انہیں علم وتحقیق اور خطابت وتالیف کا بڑا جوہر عطا فرمایا تھا؛ مگر افسوس کہ جواں عمری میں دنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسنات کو قبول فرمائے۔

خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور اس سے زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔

واللہ ھو المستعان۔

۲۱ رشوال ۱۴۳۱ھ — خالد سیف اللہ رحمانی

یکم اکتوبر ۲۰۱۰ء — (جنرل سکریٹری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ طلب

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ فقہ اسلامی کی تدوین اور اس کا عروج وارتقاء ایسے ادوار میں ہوا جب کہ دنیا کے بیشتر ممالک اسلامی حکومت کے زیرنگین تھے۔ ہر طرف اسلامی قانون کا بول بالا تھا۔ مسلمان اسلام کے زیرسایہ زندگی گزار رہے تھے۔ وہ دنیا کے حاکم تھے اور نظام اسلامی کو غلبہ اور برتری حاصل تھی۔ اس لیے فقہ اسلامی کی زیادہ تر دفعات، جزئیات ومسائل انہی حالات اور مسائل سے بحث کرتی ہیں، جن میں مسلمان صاحب قوت واقتدار تھے، مگر جوں جوں زمانہ انقلابات سے دوچار ہوتا گیا، اسلامی حکومتیں مخصوص خطوں تک محدود ہو کر رہ گئیں، زیادہ تر مسلم آبادیاں ایسے ممالک کے زیراثر زندگی گذارنے پر مجبور ہوگئیں جہاں انھیں اقتدار حاصل نہیں، اور نہ انھیں وہاں اسلامی نظامِ حیات اور قوانین شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا اختیار حاصل ہے۔ وہ تمام مسلمان جو غیر اسلامی حکومتوں کے زیراثر اقلیتی زندگی گذار رہے ہیں۔ وہ ایسے حالات ومسائل اور مشکلات سے دوچار ہو رہے ہیں جن کا تصور بھی فقہ کی تدوین وارتقاء کے زمانہ میں ممکن نہیں تھا......اور ان مشکلات کا حل فقہ کے موجودہ ذخیرہ میں نظر نہیں آتا، بے شک فقہ اسلامی کے قدیم ذخیرہ میں ہمارے لیے سرمایۂ حیات اور بیش بہا خزانہ ہے مگر اس وقت اس کی سخت ضرورت ہے کہ ''فقہ الاقلیات'' کے نام سے ایک مستقل فقہ کی تطبیق وتشکیل کا فریضہ کتاب وسنت اور علمائے امت کے متعین کردہ رہنما اصولوں کی مدد سے انجام دیا جائے جس میں مسلمانوں کے اس طرح کے مسائل ومعاملات کا مکمل حل موجود ہو۔ مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ اس وقت بین الاقوامی تعلقات وروابط کے پیشِ نظر غیر اسلامی ممالک سے تعلقات قائم کرنا۔

2۔ غیر اسلامی حکومتوں میں اہلِ اسلام کے لیے کلیدی عہدوں اور ملازمتوں کو قبول کرنا۔

3۔ غیر اسلامی نظام مثلاً موجودہ بینکنگ، انشورنس، دفاع اور سیکرٹ سروسز وغیرہ کے اہم شعبوں میں مسلمانوں کی شمولیت، اوران جیسے بے شمار ایسے مسائل ہیں جن پر از سرِنو فقہ الاقلیات کی روشنی میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔

علامہ یوسف القرضاوی، اپنی تحقیقی فکر اور علمی خدمات کی وجہ سے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ زیرِ نظر مضمون 'حاجتنا الی فقه جدید' (ہمیں اس وقت ایک فقہِ جدید کی ضرورت ہے) اسی جذبے سے تحریر فرمایا ہے۔

علماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام کے لیے اس اہم مضمون کی افادیت کے پیش نظر اس کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ غور وفکر کے نئے زاویے سامنے آسکیں۔

مترجم: مفتی نسیم احمد قاسمیؒ
(سابق نائب ناظم امارت شرعیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا خیال ہے کہ پہلا میدان فکری میدان ہے، کیونکہ یہی دعوت و تربیت کی بنیاد و اساس ہے۔ یہ بات مجھ پر پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ درحقیقت ہم سب سے زیادہ فکری بحران کا شکار ہیں، اسلام کو سمجھنے ہی میں بہت سے لوگ اس غلطی کا شکار نہیں ہوئے ہیں؛ بلکہ اسلامی تعلیمات کے شعور اور اس کے مراتب کے سلسلے میں بھی ہم سے بہت کوتاہی ہوئی ہے کہ ان میں سے کون سے امور و معاملات اہم ہیں اور کون سے غیر اہم۔

ہم موجودہ حالات اور ماحول ہی سے بے بہرہ اور ناواقف نہیں ہیں؛ بلکہ ہم دوسروں سے لاعلمی اور ناواقفیت کی بنا پر شش و پنج میں مبتلا ہیں جب کہ دوسرے لوگ ہمارے متعلق ہر بات حتیٰ کہ ہمارے اندرونی امور و معاملات سے بھی واقفیت رکھتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم خود اپنے آپ سے بھی ناواقف ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ آج ہم نہ صرف اپنی قوت و طاقت سے بے خبر ہیں بلکہ اپنی کمزوریوں سے بھی ناواقف ہیں۔ ہم بیشتر معمولی امور کو غیر معمولی اہمیت دینے اور غیر معمولی امور کو حقیر و معمولی سمجھنے کی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں؛ خواہ وہ ہمارے اندر کی صلاحیتوں اور عیوب ہی سے متعلق کیوں نہ ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

یہ جہالت اور ناواقفیت عوام ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں وہ اکابرین بھی شامل ہیں جن سے اسلام کی نصرت و اعانت کی امیدیں وابستہ ہیں اور جو ان نادر روزگار شخصیات کی نمائندگی کرتے ہیں جن پر اسلامی عمل کا دارومدار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ جدید کی ضرورت:

اس وقت ہمیں ایک نئی فقہ ''بصیرت'' کی ضرورت ہے، تا کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہوسکے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:''قوم یفقھون'' (سورہ انعام:۹۸)۔

ترجمہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں''

فقہ سے ہماری مراد '' اصطلاحی علم فقہ'' نہیں ہے جو ادلۂ تفصیلیہ سے جزئی احکام شرعیہ کی معرفت کا نام ہے۔ جیسے پاکی ناپاکی، عبادات اور معاملات کے احکام، نکاح وطلاق، رضاعت اور اس جیسے احکام۔

یہ اصطلاحی فقہ اپنی اہمیت وافادیت کے باوجود آج ہماری گفتگو کا موضوع نہیں ہے اور نہ قرآن وحدیث میں یہ لفظ اصطلاحی فقہ کے مفہوم میں آیا ہے بلکہ بعد میں فقہاء نے اس لفظ کو اس مفہوم میں استعمال کیا ہے جیسا کہ امام غزالی نے اپنی معروف اور جامع کتاب '' احیاء علوم الدین'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔

قرآن کریم میں (ف، ق، ہ) کے مادہ کا ذکر ان مکی سورتوں میں ہوا ہے جو فرائض وواجبات کی فرضیت اور وجوب اور امر ونہی، حدود اور دیگر تفصیلی احکام کے نزول سے پیشتر نازل ہوئی ہیں۔ سورہ انعام کا مطالعہ کیجیے جو ایک مکی سورت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''قل هو القادر على أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم أو من تحت أرجلكم أو يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض، أنظر كيف نصرف الأيات لعلهم يفقهون'' (سورہ أنعام/ ۶۵)۔

(کہو، وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کردے یا تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدموں کے نیچے سے برپا کردے، یا تمھیں گروہوں میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی طاقت کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں شاید کہ وہ حقیقت کو سمجھ لیں)۔

اسی سورت میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وھو الذی أنشاکم من نفس واحدۃ فمستقر ومستودع، قد فصلنا الأیات لقوم یفقھون" (سورہ انعام/۹۸)۔

(اور وہی ہے جس نے ایک جان سے تم کو پیدا کیا، پھر ہر ایک کے لیے ایک جائے قرار ہے اور ایک اس کے سونپے جانے کی جگہ، یہ نشانیاں ہم نے واضح کردی ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ رکھتے ہیں)۔

ان دونوں آیتوں میں فقہ کا جو مفہوم پایا جاتا ہے وہ آفاق وانفس میں کارفرما اللہ کے ضابطوں پر غور وفکر اور اس کی مخلوق اور اس کی راہ سے روگردانی کرنے والوں کے انجام وسزا کے قوانین پر غور وخوض عبرت ونصیحت اور معرفت کا مفہوم ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۂ احزاب جو مکی سورت ہے، میں ان افراد کی نشاندہی کرتے ہوئے انھیں محض اس لیے جہنم کا ایندھن قرار دیتا ہے کہ ان کے اندر غور وفکر اور تدبر کی صفت نہیں پائی جاتی۔

"لھم قلوب لایفقھون بھا" ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے غور وفکر نہیں کرتے۔

مزید ان کے بارے میں فرمایا گیا:

"أولئک کالأنعام بل ھو أضل" (سورہ اعراف/۱۷۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں)۔

قرآن مجید کی بیشتر سورتوں میں جن میں مشرکین کے موقف اور ان کے احوال کی نشاندہی کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے:

"وجعلنا علی قلوبھم أکنة أن یفقھوہ وفی اٰذانھم وقراً" (سورہ انعام:۲۵)۔

(ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ وہ غور وفکر نہ کرسکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ)۔

مدنی سورتوں میں بھی "فقہ" کا مادہ مختلف آیات میں بار بار آیا ہے تاہم ان میں بھی مشرکین سے غور وفکر اور معرفت وبصیرت کی نفی کی صورت میں یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔
سورۂ انفال میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"یـأ ایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال إن یکن منکم عشرون صـابرون یغلبوا مأتین وإن یکن منکم مأة یغلبوا الفاً من الذین کفروا بأنھم قوم لایفقھون" (انفال/۶۵)۔

(اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مومنین کو جنگ پر ابھارو، اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو غیر مسلمین پر غالب آئیں گے۔ اور اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ ایک ہزار کفار پر غالب آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے)۔

اس آیت میں قتال کرنے والے مشرکین سے فقہ یعنی سمجھ بوجھ کی نفی کی گئی ہے، یہاں فقہ سے اللہ کے ان ضابطوں اور قوانین میں فکر وتدبر مراد ہے جو فتح ونصرت اور گردشِ ایام میں جاری ہیں۔

سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ منافقین کی مذمت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رضوا بأن یکونوا مع الخوالفِ وطبع علی قلوبهم فهم لایفقهون" (توبہ/ ۸۷)۔

(وہ اس پر راضی ہوگئے کہ پیچھے رہ جانے والوں کے ہمراہ رہ جائیں اوران کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے سو وہ سمجھتے نہیں)۔

اس آیت میں جس فقہ کی نفی کی گئی ہے اس سے جہاد کی اہمیت وضرورت، دین اسلام کی حمایت ونصرت کے لیے جان ومال کی قربانی اور امت مسلمہ کے مفادات کے بارے میں غور وفکر اور تدبر مراد ہے؛ کیوں کہ یہ تمام امور دوسری تمام فوری ضرورتوں اور مصلحتوں پر مقدم ہیں۔

اسی سورہ میں منافقین کی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا گیا:

"وإذا ما أنزلت سورة نظر بعضهم إلی بعض هل یراکم من أحد ثم انصرفوا صرف الله قلوبهم بأنهم قوم لایفقهون" (توبہ: ۱۲۷)۔

(جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں کہ کہیں کوئی تم کو دیکھ تو نہیں رہا ہے، پھر چپکے سے نکل بھاگتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے ہیں کیوں کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں)۔

سورۂ حشر میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے منافقین کے بارے میں فرماتا ہے:

"لأنتم أشد رهبة فی صدورهم من الله ذٰلک بأنهم قوم لایفقهون" (حشر: ۱۳)۔

(تم لوگوں کا خوف ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگ ہیں جو سمجھ سے کام نہیں لیتے)۔

اور سورۂ منافقین میں فرمایا گیا:

”ذلک بأنهم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لایفقهون“ (منافقون/۳)۔

(یہ محض اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے؟ کیوں کہ یہ ایسے ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے)۔

اسی سورہ میں آگے فرمایا گیا:

”هم الذین یقولون لاتنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضّوا ولله خزائن السمٰوات والأرض ولکن المنافقین لا یفقهون“ (منافقون:۷)۔

(یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس جمع ہیں، ان پر کچھ مت خرچ کرو، یہاں تک کہ وہ (آپ ہی) منتشر ہو جائیں گے؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے)۔

ان آیات کی وجہ سے اہل نفاق کا وصف قرآنی یہ ہو گیا کہ یہ لوگ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ منافقین اپنے کو ذہین ترین افراد سمجھتے تھے۔ وہ ایمان وکفر کی دونوں رسیوں کے ساتھ کھلواڑ کرنا اور اپنی اس دورخی پالیسی سے دونوں جانب رہنا چاہتے تھے اور اس طرح وہ اپنے زعم کے مطابق اللہ اور اہل ایمان کو دھوکہ دے رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ اہلِ ایمان سے ملتے تو کہتے کہ ہم بھی اہلِ ایمان ہیں اور جب وہ کفار ومشرکین سے تنہائی میں ملتے تو کہتے کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔

لیکن منافقین اپنی دورخی پالیسی میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راز کو فاش کردیا، ان کو رسوا کیا اور بہت سی آیات میں ان کے مکر وفریب کی قلعی کھول دی۔

سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون إلا أنفسھم وما یشعرون" (بقرہ:۹)۔

(منافقین اللہ اور اہل ایمان کو دھوکہ دے رہے ہیں؛ حالانکہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں مگر انہیں اس کا احساس نہیں ہے)۔

منافقین کی رسوائی اللہ کے نزدیک بھی ہوئی اور لوگوں کے نزدیک بھی، اور دنیا اور آخرت دونوں جہاں کا خسارہ ان کا مقدر بنا، اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمادیا:

"أن المنافقین فی الدرک الأسفل من النار" (نساء/۱۴۵)

(منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے)۔

تو بھلا اس حماقت ونادانی سے بڑھ کر اور کیا حماقت ونادانی ہوسکتی ہے کہ آدمی نہ اس جہاں کا رہا اور نہ اس جہاں کا، اور جب منافقین کا یہ حال ہے تو بلا شبہ ان کے پاس عقل وفکر نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

خلاصہ: ماحصل یہ ہے کہ لغت قرآن میں فقہ سے اصطلاحی فقہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے اللہ کی آیات میں اور کائنات، حیات انسانی اور معاشرے میں جاری وساری اللہ کے ضابطوں اور قوانین پر غور وفکر اور تدبر مراد ہے۔

اسی طرح سورۂ توبہ میں جو "تفقہ فی الدین" کا ذکر ہے اس سے بھی اصطلاحی فقہ مراد نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ" (توبہ: ۱۲۲)۔

(اور مؤمنین کو نہیں چاہئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے تا کہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں، اور تا کہ یہ قوم کو ڈراتے رہیں جب وہ ان کے پاس آجائیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں)۔

اس تفقہ فی الدین سے فقہ تقلیدی مراد نہیں ہے؛ کیوں کہ فقہ تقلیدی کے نتیجہ میں اِنذار پیدا نہیں ہوتا ہے؛ بلکہ فریضۂ دعوت کی ادائیگی کی راہ میں فقہ تقلیدی رکاوٹ بنتی ہے۔ ایسے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:"مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ●

(اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے)۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس کی بصیرت کو روشن کر دیتا ہے، جس کے نتیجہ میں وہ حقائقِ دین اور اس کے اغراض و مقاصد کی تہہ تک رسائی حاصل کرتا ہے، صرف اس کے الفاظ اور ظاہری حقیقتوں پر اس کی نگاہ نہیں رہتی۔

مطلوبہ فقہ کی اقسام

میں نے اپنی متعدد تحریروں میں مطلوبہ فقہ کی قسمیں بیان کی ہیں۔ میں نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "الصحوة الاسلامیه بین الاختلاف المشروع والتفریق المذموم" میں اس کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں۔ اس کا موضوع "فقہ الاختلاف" ہے جو مطلوبہ فقہ کے اقسام میں سے ایک قسم ہے مگر اس جگہ میں ان میں سے صرف دو کے ذکر پر اکتفا کروں گا جو حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ فقہ الموازنات

۲۔ فقہ الاولویات

فقہ الموازنات سے ہماری مراد چند امور ہیں:

(الف) مصالح کے مابین حجم، وسعت، عمق وتاثیر اور بقاء ودوام کے لحاظ سے موازنہ کرنا کہ ان میں سے کس کو مقدم رکھا جائے اور کس کا اعتبار کیا جائے اور ان میں سے کس کو لغو قرار دے کر ساقط کیا جائے۔

(ب) اسی طرح مذکورہ جہتوں سے مفاسد کے مابین موازنہ کرنا کہ ان میں سے کس کو مقدم کرنا واجب ہے اور کس کو مؤخر اور ان میں سے کس کو ساقط کیا جائے۔

(ج) اگر مفاسد اور مصالح کے مابین تعارض ہو جائے تو ان میں موازنہ کرنا کہ جلبِ مصلحت پر کب دفع ضرر ہوگا اور کب مصلحت کی بنا پر مفسدہ قابلِ معافی امر ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ ہمیں اس مقام پر دو مساوی فقہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

۱۔ فقہ شرعی

جو نصوص شرع اور اس کے مقاصد کے عمیق اور گہرے فہم پر مبنی ہوتا کہ فقہ الموازنات کی صحت تسلیم کی جاسکے۔ اس کے دلائل ہر اس شخص پر روشن ہوں گے جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام شرعیہ کی تحقیق وتدقیق کی ہوگی اور اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی ہوگی؛ اس لیے کہ شریعت کی آمد کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ بندوں کے مصالح کو ان کے معاش ومعاد میں ملحوظ رکھے اور ان مصالح کو ضرورت، حاجت اور تحسین کی بنیاد پر مقدم ومؤخر کرے۔

۲- فقہ واقعی

جو زندہ حقائق، ہمہ پہلو، دقیق اور بالاستیعاب مطالعہ اور تحقیق پر مبنی ہو، اور جس کا مطالعہ غیر حقیقی اور غیر مستند پروپیگنڈے، ناقص معلومات اور نامکمل رپورٹوں کے گمراہ کن اعداد وشمار کے بجائے قابلِ اعتماد معلومات اور صحیح اور دقیق رپورٹوں اور اعداد وشمار کی روشنی میں کیا جائے، اور جس میں کسی خاص جزوی مقصد کے حصول کے برخلاف حقیقی اور کلی مقاصد کے حصول کو پیشِ نظر رکھا گیا ہو۔

چنانچہ اس کے لیے ضروری ہے کہ فقہ واقعی اور فقہ شرعی دونوں کامل ہوں تاکہ اس کے نتیجہ میں ایسے علمی موازنہ کی طرف رسائی ہوسکے جو درست اور ہر افراط وتفریط اور مبالغہ آرائی اور غلو پسندی سے پاک ہو، اور جہاں تک اس سلسلہ میں شرعی پہلو کا تعلق ہے تو وہ بالکل واضح ہے اور اصول فقہ کی کتابیں المستصفی، الموافقات، قواعد، الاشباہ اور فروق کی کتابیں اس سے بھری ہوئی ہیں کہ اگر مصالح کے مابین تعارض پیدا ہوجائے تو اخروی مصلحت کے پیش نظر دنیوی مصلحت متروک ہوگی، اور مصلحتِ عامہ کی خاطر مصلحتِ خاصہ کو برداشت کیا جائے گا؛ البتہ مصلحتِ خاصہ والے کو اس کے مصالح کے فوت ہونے کا عوض دیا جائے گا یا مصلحتِ خاصہ کے فوت ہونے سے اسے جو ضرر لاحق ہوا ہو اس کی تلافی کی جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ اس طرح دائمی اور طویل المیعاد مصلحت کی خاطر عارضی مصلحت چھوڑ دی جائے گی، اور بنیادی و جوہری مصلحت کی وجہ سے ظاہری و شکلی مصلحت نظر انداز کر دی جائے گی، اور ظنی و خیالی مصلحت پر یقینی مصلحت کو فوقیت دی جائے گی۔

صلح حدیبیہ میں یہ بات بہت واضح انداز میں سامنے آتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں پیش آنے والے حقیقی اور اساسی مصالح کے پیش نظر وقتی مصالح اور اعتبارات کو نظر انداز کر دیا تھا جن پر بعض صحابہ کو اصرار تھا اور مصالح کی بنا پر ہی آپؐ بعض ایسی شرائط قبول کرنے پر رضامند ہو گئے تھے جن کو قبول کرنے میں بیک نظر امت مسلمہ کو سبکی محسوس ہو رہی تھی؛ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں کہ صلح نامہ سے بسم اللہ کے حروف مٹا دیے جائیں اور اس کی جگہ پر ''باسمک اللھم'' لکھا جائے اور یہ کہ صلح نامہ سے وصفِ رسالت (رسول اللہ) مٹا کر صرف محمد بن عبداللہ لکھا جائے۔ اس طرح کی بہت ساری مثالیں ہیں۔

اور جب مفاسد اور مضار میں تعارض ہو جائے اور ان سے چھٹکارہ پانے کی کوئی صورت نہ ہو تو اس صورت میں جس میں مفسدہ کم ہو اور جس کا ضرر ہلکا ہو اسے اختیار کیا جائے گا، جیسا کہ فقہاء نے اصول بیان کیا ہے کہ ضرر کو حتی الامکان دور کیا جائے گا، اور ضرر کو اس کے مثل یا اس سے بڑے ضرر کے ذریعہ دور نہیں کیا جائے گا اور یہ کہ ضرر اعلیٰ کے دفاع کی خاطر ضرر ادنیٰ گوارہ کر لیا جائے گا۔ اور ضرر عام کو دور کرنے کے لیے ضرر خاص برداشت کر لیا جائے گا اس کی بے شمار مثالیں اور تطبیقات ہیں جو قواعد فقہ اور اشباہ و نظائر کی کتابوں میں منقول ہیں۔

اور اگر مصالح و مفاسد اور منافع و مضار کے مابین تعارض ہو جائے تو اصول یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مصلحت ومفسدہ میں سے ہر ایک کے حجم، اثر اور انجام کو دیکھا جائے گا، اگر کسی مفسدہ کے ارتکاب کی صورت میں بڑی مصلحت کا حصول متوقع ہو تو اسے گوارہ کرلیا جائے گا، اسی طرح اگر مفسدہ خواہ وہ بڑا ہی کیوں نہ ہو تاہم اس کے ارتکاب میں اس سے بڑے مفسدہ کا ازالہ ہوتا ہو تو اسے قبول کرلیا جائے گا، اور عام حالات میں دفع ضرر جلبِ منفعت سے مقدم ہوگا۔

اہم بات یہ نہیں ہے کہ ہم اس فقہ کو صرف نظری اور علمی اعتبار سے تسلیم کریں بلکہ اسے ہم عملی زندگی میں نافذ بھی کریں۔

ان موازنات پر بہت سے وہ مسائل ومعاملات موقوف ہیں جن کے اسباب میں اختلاف پایا جاتا ہے، مثلاً:

۱- کیا کسی غیر اسلامی طاقت کے ساتھ معاہدہ کیا جاسکتا ہے؟

۲- غیر اسلامی حکومتوں سے مصالحت کی جاسکتی ہے اور ان کے ساتھ مداہنت کا رویہ اختیار کیا جاسکتا ہے؟

۳- کیا کسی ایسے حکم میں شرکت کی جاسکتی ہے جو پورے طور پر غیر اسلامی ہو؟ یا کسی ایسے دستور وقانون کا سہارا لیا جاسکتا ہے جسے ہم کلی طور پر پسند نہیں کرتے؟

۴- کیا سودی اقتصادی نظام کے ساتھ اسلامی نظامِ اقتصادیات کا قیام ہمارے لیے ممکن ہے؟

۵- کیا ہم مسلم افراد کو اس کی اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ بینکوں اور سودی اداروں میں ملازمت کریں؟ یا اس طرح کی ملازمت سے ہر دیندار مسلمان علیحدہ رہے؟

اس سلسلہ میں تنقیح مسئلہ تو آسان ہے مگر اسے عملی جامہ پہنانا اور اس کی ممارست مشکل امر ہے؛ کیوں کہ فقہ الموازنات ہر اس شخص کے لیے مشکل امر ہے جو ادنیٰ سبب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تشویش اور پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ مودودی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی جماعت نے جب فقہ الموازنات کی روشنی میں ایوب خاں کے مقابلے میں مسٹر جناح کی بہن فاطمہ جناح کے انتخاب کو ترجیح دی، تو ان پر مخالفین نے حدیثِ رسول: "لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ اِمْرَاةً" (وہ قوم ہرگز فلاح یاب نہیں ہو سکتی جس نے کسی عورت کو اپنا رہنما بنایا) کی بنیاد پر اعتراضات کی بوچھار کر دی مگر ان حضرات نے یہ نہیں سوچا کہ کیا وہ قوم فلاح یاب ہو سکتی ہے جس نے ظالم و جابر افراد کو اپنا قائد بنایا۔ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی!

اس جگہ کا تقاضہ یہ ہے کہ غور و فکر کیا جائے کہ دو شر میں سے کون سا شر خفیف ہے، اور دونوں برائیوں میں سے کون سی برائی ہلکی ہے، لہٰذا اعلیٰ کے مقابلے میں ادنیٰ کو اختیار کیا جائے۔

اسی طرح ڈاکٹر حسن الترابی اور ان کے اخوان نے سوڈان میں نمیری دورِ اقتدار میں اشتراکی اتحاد میں شرکت کی اور ان کی طرف سے بعض مناصب بھی قبول کر لیے: چنانچہ انھیں بھی بعض اسلامی جماعتوں کی طرف سے سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑا۔

اسی طرح برادرانِ سوریا نے جب اس نظام کی بیخ کنی کے لیے جو ان کا صفایا کرنا چاہتا تھا، بعض غیر اسلامی طاقتوں کے ساتھ معاہدہ کر لیا تو ان کے خلاف بھی اسی قسم کا ردعمل سامنے آیا، حالانکہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ خزاعہ سے ان کے مشرک ہونے کے باوجود معاہدہ کیا تھا اور بعض مشرکین کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے تعاون بھی لیا تھا۔

اس جگہ میری گفتگو کا منشا نہ تو اس طرح کے موقف اختیار کرنے والے افراد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرت وحوصلہ افزائی ہے اور نہ ان کے مخالفین کی، بلکہ صرف فقہ الموازنات کی اساس کو ثابت کرنا ہے جس پر سیاست شرعیہ کی بنیاد واساس ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے مواقف اور ادلۂ شرع میں اس کی تائیدات موجود ہیں۔ مثلاً:

۱۔ غیر اسلامی حکومت میں شرکت کا جواز۔

۲۔ غیر اسلامی طاقتوں کے ساتھ معاہدے کی اجازت۔

قرآن کریم کی مکی ومدنی سورتوں میں غور وفکر کرنے والا شخص فقہ الموازنات اور ترجیح سے متعلق بہت سے دلائل پائے گا۔ مصالح کے مابین موازنہ کرنے کے سلسلے میں حضرت ہارون علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَاتَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَابِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي" (طٰہٰ/۹۴)۔

اے میرے بھائی! میری داڑھی اور سر کو مت پکڑو، مجھے تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ آپ یہ نہ کہہ دیں کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا اور میرے حکم کا انتظار نہیں کیا۔

اور مفاسد وضرر کے مابین موازنہ کرنے کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استشہاد کیا جا سکتا ہے جو قرآن میں کشتی کے توڑنے کی علت بیان کرتے ہوئے حضرت خضر کی زبانی بیان ہوا ہے:

"أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْباً" (سورۂ کہف/۷۹)۔

(بہر حال وہ کشتی چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے۔ میں نے اسے اس لیے عیب دار بنا دیا کیوں کہ ان کے پیچھے ایک ایسا بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو غصب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیتا تھا)۔

کیوں کہ کشتی کا عیب دار ہو کر کشتی والوں کی ملکیت میں رہنا اس کے ضائع ہونے سے بہتر ہے، کلی ضیاع کے مقابلے میں جزوی ضیاع بہتر اور اولیٰ ہے۔ موازنات کی تائید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس سے زیادہ بلیغ اور موثر ہے:

”یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کَبِیْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکُفْرٌ بِه وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَھْلِه مِنْهُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ“ (بقرہ/۲۱۷)۔

وہ لوگ آپ سے شہر حرام میں قتال کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ اس میں قتال کرنا بڑے گناہ کی بات ہے، اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکنا، اللہ کا انکار کرنا، مسجد حرام سے روکنا، اور اس کے رہنے والوں کو اس سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے، اور فتنہ انگیزی، خوں ریزی سے بڑھ کر ہے)۔

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا کہ شہر حرام میں قتال کرنا تو یقیناً بڑا گناہ ہے لیکن اگر اعظم برائی کو ختم کرنے کے لیے اس کا ارتکاب کیا جائے تو اسے گوارہ کیا جائے گا۔

معنوی اور مادی صالح کے مابین موازنہ کرنے کے سلسلے میں ہمیں قرآن کریم کی وہ آیت پیشِ نظر رکھنی چاہیے جو غزوۂ بدر کے سلسلے میں مسلمانوں کی سرزنش کے لیے نازل ہوئی تھی:

”مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَه اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ“ (انفال/۶۷)۔

کسی نبی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں کو زمین میں اچھی طرح نہ کچل دے۔ تم لوگ دنیا کے فائدے چاہتے ہو جب کہ اللہ کے پیشِ نظر آخرت ہے اور اللہ غالب اور حکیم ہے۔

مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا" (بقرہ/۲۱۹)۔

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں مگر ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے۔

غیر اسلامی جماعتوں اور طاقتوں کے مابین موازنہ کرنے کے سلسلے میں سورۂ روم کی ابتدائی آیتیں ہیں جس میں رومیوں کے اہل فارس پر غالب ہونے کا تذکرہ ہے حالاں کہ دونوں فریق غیر مسلم تھے۔ مگر چونکہ اہل روم اہلِ کتاب تھے اس بنیاد پر وہ آگ کے پرستار مجوسیوں۔ کے مقابلے میں مسلمانوں سے زیادہ قریب تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اس سلسلے میں بڑا واضح بیان ہے کہ ظالم حکومت میں اگر کوئی شخص اس نیت سے کوئی عہدہ قبول کرتا ہے کہ وہ ظلم کو کم کرنے کی یا شر و فساد کو جڑ سے اکھاڑنے کی بھرپور سعی کرے گا تو ایسے شخص کے لیے ظالم حکومت کی طرف سے دیا گیا عہدہ قبول کر لینا جائز ہوگا۔

ایک جگہ شیخ الاسلام نے مستقل ایک فصل اس بارے میں قائم کی ہے کہ اگر حسنات کے مابین، یا سیئات کے مابین یا ان دونوں کے مابین تعارض ہو جائے اور حسنات وسیئات کے مابین تفریق ممکن نہ ہو بلکہ صورتحال یہ ہو کہ یا تو ان دونوں پر عمل کیا جائے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں کو ترک کر دیا جائے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

بعض جماعتیں جو اسلامی اقتصادیات میں تخصص کا درجہ رکھتی ہیں، اس کے فقہاء اور ماہرینِ اقتصادیات نے یہ فتویٰ دیا کہ:

''اسلامی ممالک کے وہ مالیاتی ادارے اور کمپنیاں جو نفع کو تمام شرکاء اور حصہ داروں پر تقسیم کرتی ہیں، ان کا طریقۂ عمل مباح ہوتا ہے، مگر اس میں سود کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے...... اس طرح کی کمپنیوں اور اداروں میں شرکت مشروع ہے''۔

ان حضرات کا یہ فیصلہ فقہ الموازنات پر مبنی ہے۔

کیا اس طرح کی اہم اور مؤثر کمپنیاں صرف غیر مسلم یا متدین مسلمانوں کے لیے چھوڑ دی جائیں؟ اس میں بڑا خطرہ ہے۔ خاص طور پر بعض ممالک میں ...... جب کہ اس طرح کے اداروں اور کمپنیوں میں شرکت کی صورت میں حصہ دار کے لیے یہ ممکن ہے کہ نفع کے جتنے حصّوں میں سودی نفع کا اشتباہ ہو گیا ہے اسے فقراء مسلمین پر صدقہ کر دے۔

فقہ الموازنات ہی کی روشنی میں یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ مسلم متدین نوجوان بینکوں اور بیمہ کمپنیوں کی ملازمت ترک نہ کریں، اگر چہ انھیں اس صورت میں بعض گناہ کے کاموں میں بھی ملوث ہونا پڑتا ہے مگر ان کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ وہ اسے اسلامی نظامِ اقتصادیات میں بدلنے کی کوشش کریں گے اور امرِ منکر کا انکار کرتے رہیں چاہے یہ انکار صرف دل سے ہی کیوں نہ ہو۔

اگر ہم نے فقہ الموازنات کا لحاظ نہیں کیا تو ہمارا یہ عمل اپنے لیے خوشحالی اور رحمت کے دروازے بند کر لینے، تمام معاملات میں فلسفۂ عدمِ قبولیت کو اختیار کرنے، مشکلات ومصائب سے فرار کی راہیں تلاش کر کے اپنی ذات کے خول میں بند ہو جانے اور اپنے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیروں پر کلہاڑی مار لینے کے مترادف ہوگا۔

ہمارے لیے یہ بات آسان ہے کہ ہم ہر معاملہ میں فکر واجتہاد سے کام لیے بغیر ''ناجائز''،''نہیں اور'' حرام'' کہہ دیں۔

تاہم فقہ الموازنات کی روشنی میں ہم قوانین کے مابین مقارنت، احوال کے مابین امتیاز، آمدنیوں اور نقصانات کے درمیان موازنہ، انفرادی اور اجتماعی ضرورت کے درمیان تفریق کی راہ پاسکتے ہیں، پھر یہ بات ہمارے اوپر منحصر ہے کہ جلبِ مصلحت یا دفع ضرر میں سے جسے چاہیں، ترجیح دیں۔

مجھے قطر سے نکلنے والے 'دوحہ' نامی ایک ادبی اور ثقافتی رسالے میں لکھنے کے لیے سالوں کہا جاتا رہا جو سیکولر ذہنیت کے حامل افراد کے زیرِ صدارت شائع ہوتا ہے اور جو اسلام سے اگر دور نہیں تو اسلام سے قریب یا اس کو دفاع کرنے والے بھی نہیں ہیں۔ میں بہت دنوں تک پس وپیش میں رہا پھر میں نے جب فقہ الموازنات کی روشنی میں غور کرنا شروع کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ میرا اس رسالہ سے منسلک رہنا اس سے کنارہ کش رہنے کے مقابلے میں زیادہ نافع اور مفید ہے؛ کیونکہ اس کے قارئین جدید خیالات کے مالک ہیں، ''الامۃ'' اور اس طرح کے رسالوں کو نہیں دیکھتے جب کہ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی باتیں ان تک بھی پہنچائیں اور فریضۂ دعوت حق انجام دیں۔

اس بنیاد پر میں بعض ایسے پرچوں اور رسالوں میں شریک ہوجاتا ہوں جن کی تحریروں سے میں متفق نہیں ہوتا۔ بعض اصحاب ان افراد پر ہمیشہ نکیر کرتے رہتے ہیں جو ایسے روزناموں میں مضامین لکھتے ہیں جو اسلامی تحریروں کا التزام نہیں کرتے۔

جب میری کتاب ''الصحوۃ الاسلامیۃ بین الاختلاف المشروع والتفرق المذموم''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعودیہ کے اخبار ''الشرق الاوسط'' میں قسط وار شائع ہوئی تو بعض دوستوں نے مجھے بھی نشانۂ تنقید بنایا، کیوں کہ اس کتاب کے بعض مواقف سے انھیں اتفاق نہیں تھا، مگر میرے نقطۂ نظر سے اس کی اشاعت میں لوگوں کا فائدہ تھا۔

اس سلسلے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پڑھنے، سننے اور دیکھنے سے متعلق وسائلِ نشر واشاعت کا استعمال فکر وعمل کی گمراہی کا سبب بن سکتا ہے؛ حالانکہ وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اس سے مکمل اجتناب عقل وضمیر کے لیے ایک عظیم خطرہ کی صورت میں سامنے آئے گا اور اس سے مزید گمراہی اور فساد وانحراف کا اندیشہ ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان پر آزاد خیال اور تجدد پسند حضرات غالب آجائیں جس کے نتیجہ میں فتنہ وفساد رونما ہوسکتا ہے اور ہم اس سے بھی محروم ہوسکتے ہیں۔ پھر سوائے ہاتھ ملنے کے ہمیں کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اور جو شخص بھی فقہ الموازنات کی روشنی میں غور کرے گا تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس طرح کے اہم میدانوں میں شریک ہونا نہ صرف یہ کہ مشروع ہے، بلکہ مستحب ہے اور اگر اس سے آگے بڑھ کر یہ کہا جائے کہ واجب ہے تو بے جا نہ ہوگا، کیوں کہ یہ دعوت وتبلیغ کی امانت کی ادائیگی کا ذریعہ اور باطل ومنکر کو بقدر استطاعت ختم کرنے کا وسیلہ ہے، اور جو چیز واجب کی تکمیل کے لیے ذریعہ ووسیلہ کی حیثیت رکھتی ہو، اصول فقہ کے مطابق وہ بھی وجوب کا درجہ رکھتی ہے۔

فقہ الاولویات

فقہ الاولویات سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہر شے کو وہی مقام ومرتبہ دیا جائے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وہ مستحق ہے، مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم نہ کیا جائے، اور نہ کسی امر کو چھوٹا سمجھا جائے اور نہ کسی چھوٹے امر کو بڑا۔

دنیا کے قوانین ہی اس کا مطالبہ نہیں کرتے بلکہ احکامِ شرعی بھی اسی کا حکم دیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کا حکم "ألا له الخلق والأمر" دونوں اس ترتیب کی رعایت کو واجب قرار دیتے ہیں۔

عہد مکی میں رسول اللہ ﷺ کی مہم صرف دعوت الی اللہ اور اہلِ ایمان کی تربیت پر مرکوز تھی تا کہ اس تربیت کے نتیجہ میں وہ اس دعوت کو اہلِ عرب اور پھر تمام دنیا تک پہنچا سکیں۔ آپ کی ساری کوششیں اور توجہات صرف اس بات پر مرتکز تھیں کہ لوگوں کے دلوں میں اصولِ عقیدہ، توحید اور اللہ وحدہ کی کامل بندگی کا جذبہ راسخ ہو جائے۔ ان کے دلوں میں شرک سے نفرت اور طاغوت سے تنفر ہو جائے اور وہ فضائل و مکارمِ اخلاق سے مزین ہو جائیں اور اس مرحلے میں قرآن کریم بھی اسی طرز پر لوگوں کا تزکیہ کر رہا تھا، اس دور میں مسلمان مسائلِ جزئیہ اور احکام فروعیہ کے بکھیڑوں میں نہیں پڑے تھے بلکہ ان کی تمام تر توجہات انسانی بنیادوں پر مرکوز تھیں جن کے بارے میں سورۂ والعصر میں کہا گیا ہے:

"وَالْعَصْرِ، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ، اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ، وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"

زمانے کی قسم، انسان درحقیقت خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

اس وقت مسلمانوں کو اس بات کی اجازت ہرگز نہیں تھی کہ وہ اپنے کندھوں پر پھاوڑا اٹھائے پھریں اور بتوں کا صفایا کرتے پھریں جنھیں وہ شب و روز بیت اللہ کے ارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرد دیکھتے تھے بلکہ انھیں اپنی دفاع کے لیے تلوار اٹھانے اور اپنے اور اللہ کے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کی بھی اجازت نہیں تھی؛ بلکہ قرآن کریم نے جو پیغام انھیں دیا تھا وہ یہ تھا:

"كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" (سورہ نساء/ ۷۷)۔

"اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز پڑھتے رہو"

حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں آتے کہ وہ زخمی اور لہولہان ہوتے۔

ہر چیز کے لیے ایک مناسب وقت ہوتا ہے اگر وقت سے پہلے عجلت پسندی کا مظاہر کیا جائے تو اکثر نفع کے بجائے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

فقہ الاولویات، فقہ الموازنات کے ساتھ مربوط ہے اور بعض سورتوں میں تو دونوں ایک دوسرے میں مدغم یا ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ کبھی کبھی، فقہ موازنہ فقہ اولویہ تک جا پہنچتا ہے، اور اس صورت میں وہ فقہ اولویات میں مدغم ہو جاتا ہے۔

اسلام میں عقیدہ عمل پر مقدم ہے۔عقیدہ بنیاد واساس ہے اور عمل اس کی عمارت، اور حقیقت یہ ہے کہ بغیر بنیاد کے عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔اعمال عقیدہ کے بعد آتے ہیں۔ اور ان دونوں میں ایک بہت بڑا فرق ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، ان میں سے اعلیٰ "لاإلـه إلا الـلـه" اور ادنیٰ، راستے سے تکلیف پہنچانے والی چیز کا ہٹانا ہے۔

قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک فضیلت کے اعتبار سے اعمال کے مختلف درجے ہیں، تمام اعمال ایک درجہ کے نہیں ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے:

"اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْ اَوْ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ" (توبہ ۱۹-۲۰)۔

(کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی مجاوری کرنے کو اس شخص کے کام کے برابر ٹھہرالیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور روزِ آخر پر اور جس نے جانفشانی کی اللہ کی راہ میں؟ اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ اور اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنھوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا، اور وہی لوگ کامیاب ہیں)۔

اسی بنیاد پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے تحریر کیا ہے کہ:

"اعمالِ جہاد کی جنس، اعمالِ حج کی جنس سے افضل و اعلیٰ ہے"۔

بلکہ فقہاءِ حنابلہ اور دیگر فقہاء نے بھی ذکر کیا ہے کہ نفلی عبادات میں بدنی عبادات جہاد ہی ہیں۔

جہاد کی فضیلت متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے، ان میں سے ایک روایت وہ ہے جسے حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اکرم ﷺ کے ایک صحابی کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو میٹھے چشمے پر آباد تھی، انھیں وہ قوم بڑی بھلی معلوم ہوئی۔ انھوں نے فرمایا کہ اگر میں لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرسکتا تو اس قبیلہ میں آکر آباد ہوجاتا۔ مگر میں ایسا رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا۔ انھوں نے واپسی میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا! ایسا ہرگز مت کرنا۔ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے کھڑا رہنا، گھر میں ستر سالوں تک عبادت کرنے سے بھی افضل ہے''۔ (الحدیث)

اور رباط (سرحدوں کی حفاظت) کی فضیلت میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک دن رات سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینہ کے روزے اور اس کے قیام (نماز تہجد وغیرہ) سے افضل ہے، اور اگر اسی دوران اس کا انتقال ہو جائے تو اس کا یہ عمل برابر جاری رہے گا، اس کو اس کا رزق ملتا رہے گا اور وہ ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رہے گا''۔

مشہور امام عبداللہ بن المبارک سرحد کی حفاظت پر مامور تھے۔ اسی دوران انھوں نے اپنے رفیق، وقت کے بڑے عابد وزاہد فضیل بن عیاض کے نام خط میں تحریر فرمایا جو اس وقت حرمین (مکہ ومدینہ کے درمیان) میں عبادت میں مشغول تھے۔

''اے حرمین کے عبادت گزار! اگر تو ہمیں دیکھے گا تو پتہ چلے گا کہ تو عبادت کے ساتھ مذاق کر رہا ہے؛ کیونکہ جس وقت تیرے رخسار آنسوؤں سے خضاب لگاتے ہیں اس وقت ہماری گردنیں خون سے رنگین ہوتی ہیں''۔

اصولِ فقہ کا ضابطہ ہے کہ:

''نفلی عبادت کو فرائض پر مقدم کرنا جائز نہیں، اور فرض عین فرض کفایہ پر مقدم ہے، اور وہ فرض کفایہ جسے ایک یا چند افراد نے دشمن سے حملے سے بچاؤ کی خاطر انجام نہ دیا ہو، اس فرضِ کفایہ پر مقدم ہے جسے اس شخص نے انجام دیا ہو جسے دشمن سے راستوں کی حفاظت کرنی تھی اور ان کے حملوں سے امت کو بچانا تھا۔ اور وہ فرض عین جو جماعت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت سے متعلق ہو، وہ اس فرض عین پر مقدم ہوگا جس کا تعلق افراد کے حقوق سے ہو۔ اور وہ واجب جس کا وقت محدود ہو اسے اس واجب کے مقابلے میں ترجیح دی جائے گی جس کے وقت میں وسعت ہوگی''۔

اسی طرح اصولی ضابطہ یہ بھی ہے کہ'' مصالح مقررہ آپس میں متفاوت ہوں گی، وہ مصالح جو از قبیل ضروریات ہوں، وہ ان مصالح پر مقدم ہوں گی جن کا تعلق حاجت وتحسین سے ہو۔''

اسی طرح وہ مصالح جن کا تعلق امت کے مصالح اور ان کی حاجات سے ہو، انھیں ان مصالح پر تعارض کے وقت فوقیت حاصل ہوگی، جن کا تعلق افراد کی مصلحتوں سے ہو۔ اس جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہ الموازنات، فقہ الاولویات کے ساتھ مل جاتی ہے۔ فقہ الاولویات کا نگاہوں سے اوجھل ہوجانا ہی اس وقت اکثر اسلامی جماعتوں کی سب سے بڑی خرابی ہے۔ اصول کو نظر انداز کرکے فروع کے ساتھ پورا اہتمام کیا جاتا ہے اور کلیات سے چشم پوشی کرکے جزئیات پر توجہات مرکوز کی جاتی ہیں۔ متفق علیہ مسائل کو چھوڑ کر مختلف فیہ مسائل کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مچھر کے خون کے بارے میں تو پوچھا جاتا ہے مگر حضرت حسین کا خون ان کے نزدیک ہدر (معاف) ہے۔ بہت سی ضروری چیزوں کو نفلی چیزوں کی بنا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حقائق کو نظر انداز کرکے ظاہری شکل وصورت اور ہیئت کو اہمیت دی جاتی ہے۔

اس وقت یہی حال عام مسلمانوں کا ہے، ہر سال لوگ رمضان اور غیر رمضان میں لاکھوں کی تعداد میں عمرہ کرتے ہیں، ان میں سے بعض دسویں یا بیسویں بار حج کرتے ہیں، ان نوافل کی ادائیگی میں جو اخراجات آتے ہیں اگر انھیں جمع کیا جائے تو اربوں کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ ہم لوگ فلاحی امور کے لیے سالوں سے ایک ارب روپے جمع کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کر رہے ہیں مگر اب تک اس کا ایک تہائی بھی جمع نہیں ہو پایا ہے۔ اگر یہ افراد نفلی حج وعمرہ میں کمی کر دیں اور ان رقموں کو ان مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد میں صرف کریں جو آسٹریلیا یا افریقہ میں پریشاں حال ہیں تو کیا ان کا یہ عمل عند اللہ نا قابلِ قبول ہوگا؟ مگر یہ ایک پُرانا مرض ہے، جس کی شکایت اطباءِ قلب نے کی ہے۔

فقہ الاولویات کا تقاضہ یہ ہے کہ:

''ہم اس بات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کریں کہ امور ومسائل میں اولیت واہمیت کن کو حاصل ہے، پھر ان پر اپنی توجہ صرف کریں اور دوسروں کے مقابلہ میں اس پر زیادہ وقت لگائیں''۔

فقہ الاولویات کا تقاضہ ہے کہ:

''ہم یہ بات جاننے کی کوشش کریں کہ دشمنوں میں سے ہم کس پر توجہ کریں اور کس کو پہلے حملے کا نشانہ بنائیں اور کس معرکہ سے اس کا آغاز کیا جائے؛ کیوں کہ انسان اسلام کی نظر میں یا تو مسلمان ہے یا کافر یا منافق، مسلمانوں میں بھی بعض ان پڑھ ہیں اور بعض ذی علم۔

کفار میں سے بعض وہ ہیں جو ہمارے ساتھ مصالحت کے خواہاں ہیں اور بعض وہ ہیں جو ہم سے برسرِ پیکار ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا جرم صرف کفر ہے اور بعض وہ ہیں جنھوں نے کفر کے ساتھ اللہ کے بندوں کو بھی اس کے راستے سے روکنے کا جرم کیا ہے۔

اور منافقین میں سے بعض چھوٹے نفاق والے ہیں اور بعض بڑے نفاق والے ہیں''۔

تو ہم کس سے آغاز کریں؟ اور کس جہت سے عمل شروع کریں؟ کون سا امر زیادہ رعایت کے لائق ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

LIBRARY
Book No.
۳۸

فقہ الاولویات کا تقاضہ ہے کہ:

”ہم وقت کے تقاضوں کو پہچانیں اور ان کو دوسرے امور پر فوقیت دیں اور ان کی اہمیت کے مطابق انھیں حق دیں اور انھیں مؤخر نہ کریں“۔

ہمیں اس کا بھی حکم ہے کہ آج کا کام کل پر نہ ٹالیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ایک دن کہا گیا کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑ دیجئے تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے تو ایک دن کے کام نے تھکا دیا ہے اگر دونوں کا کام اکٹھا ہو جائے تو کیا حال ہوگا۔

حضرت بن عطاء کا فیصلہ ہے کہ:

”جو حقوق اوقات میں واجب ہوں ان کی قضا تو ممکن ہے مگر خود اوقات کے حقوق کی قضا ممکن نہیں ہے؛ کیوں کہ جو نیا وقت ہمارے پاس آتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نیا حق اور کوئی اہم عمل ضرور ہوتا ہے“۔

امام غزالی نے ”احیاء العلوم“ میں صوفیوں کے اس طبقہ پر سخت نکیر کی ہے جو اعمال کے مابین ترتیب کی رعایت نہیں کرتے ہیں؛ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”ایک دوسری جماعت جو نوافل کی حریص ہے مگر فرائض کا ٹھیک طور سے اہتمام نہیں کرتی۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض صوفیاء چاشت اور تہجد کی نماز سے تو خوش ہوتے ہیں مگر فرائض میں انہیں لذّت نہیں ملتی اور نہ انھیں ان کے صحیح وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے ذہن سے حدیث قدسی کا وہ مفہوم محو ہو جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

”مَا تقرَّبَ المتقربون إلَيّ بِمِثْلِ اَدَاء مَا افترضتُ عليهِمْ“ (بخاری)۔

”میرے بندے فرائض سے زیادہ کسی بھی چیز کے ذریعہ میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادات کے درمیان ترتیب کی رعایت نہ کرنا مجموعۂ شرور کی حیثیت رکھتا ہے؛ کیونکہ کبھی کبھی ایک انسان پر دو فرائض عائد ہوتے ہیں مگر ان میں سے ایک کی ادائیگی کا وقت تنگ ہوتا ہے اور دوسرے کے وقت میں وسعت ہوتی ہے تو وہ اگر ترتیب کی رعایت نہ کرے گا تو دھوکہ کھا جائے گا۔

اس کی بے شمار نظیریں ہیں، کیوں کہ معصیت بھی ظاہر ہے اور اطاعت بھی، مگر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کس طاعت کو مقدم رکھا جائے، مثلاً فرائض نوافل پر مقدم ہیں، فرائض اعیان فرائض کفایہ پر مقدم ہیں۔ جس فرض کفایہ کو کسی نے ادا نہ کیا ہو وہ اس فرض کفایہ پر مقدم ہے جسے کسی نے ادا کرلیا ہے۔ اہم فرض عین غیر اہم فرضِ عین پر مقدم ہے۔ اسی طرح فوت ہونے والے فرض کو فوت نہ ہونے والے فرض پر ترجیح حاصل ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ والدہ کی حاجت والد کی حاجت پر مقدم ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا:

''اے اللہ کے رسول! ہمارے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ سوال کیا گیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں پھر دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ پھر کون؟ تو فرمایا: جو زیادہ قریب ہو'' (ترمذی، حاکم)۔

تو مناسب ہے کہ صلہ رحمی سب سے پہلے اپنے قریبی رشتے دار سے شروع کی جائے، اگر قرابت میں برابر ہوں تو پھر ضرورت وحاجت کا لحاظ رکھا جائے، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر تقویٰ وورع کا لحاظ کیا جائے۔

اسی طرح اگر کسی نے کسی سے وعدہ کر رکھا ہے، اسی دوران جمعہ کا وقت ہو جائے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا اندیشہ ہو کہ وعدہ وفا کرنے کی خاطر انتظار کرنے سے جمعہ فوت ہو سکتا ہے تو اس صورت میں ایفائے عہد معصیت ہے۔ اگرچہ فی نفسہ ایفائے عہد طاعت ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے کپڑے پر نجاست لگ جائے جس کی وجہ سے وہ اپنے والدین اور اہلِ خانہ کو گالی دیتا ہے تو اس جگہ نجاست سے بچنا بھی لازم ہے اور ان کو ایذا دینے سے بھی۔ مگر موازنہ کیا جائے تو ثابت ہوگا کہ نجاست سے بچنے سے زیادہ اولیٰ، والدین کی ایذا رسانی بچنا سے ہے۔

محقق ابن القیم نے اس سلسلہ میں مختلف اقوال ذکر کئے ہیں کہ کون سی عبادات افضل ہیں:

۱۔ کیا وہ عبادات افضل ہیں جن کی ادائیگی نفس پر شاق ہو؟

۲۔ یا وہ عبادات افضل ہیں جن کا نفع متعدی ہو؟ پھر انھوں نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے کہ علی الاطلاق کوئی عبادت افضل نہیں ہے۔ بلکہ وقت اور موقع کی مناسبت سے عبادت افضل ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی جگہ فاقہ زدہ افراد نانِ شبینہ کے محتاج ہوں تو ان مساکین کو کھانا کھلانا اس وقت تقربِ خداوندی کا سب سے افضل ذریعہ ہے اور جس وقت کفار اسلامی شہر پر لشکر کشی کریں تو اس وقت جہاد افضل ترین عمل ہے، اور مال واسباب اور اسلحہ جات سے مجاہدین کی امداد کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ اور جس وقت علماءِ کرام دنیا سے اٹھ جائیں اور ان کی جانشینی کے فرائض انجام دینے کا مسئلہ درپیش ہو تو اس وقت علمِ دین سیکھنا اور اس میں کمال حاصل کرنا حصولِ علم کا سب سے بڑا ذریعہ اور مؤمنین کے نزدیک ستائش کا سبب ہے۔ اور اسی طرح دیگر اعمال میں بھی وقت اور موقع ومحل کی مناسبت سے اہمیت وفضیلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

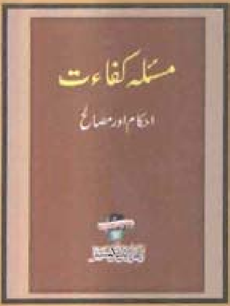

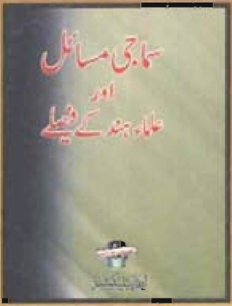

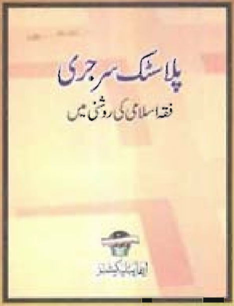

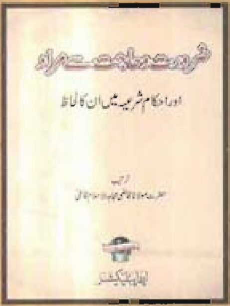

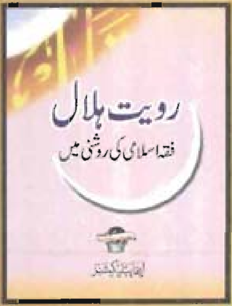

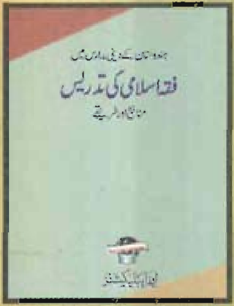

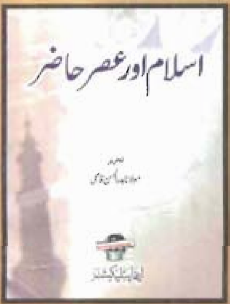

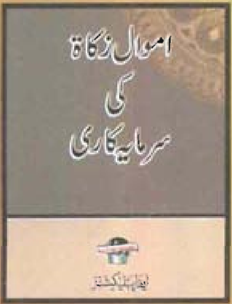

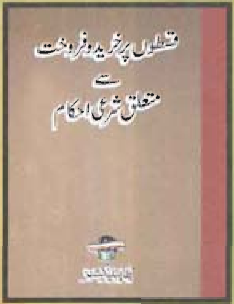

IFA PUBLICATIONS

IFA Publications

161 - F, Basement, Joga Bai, Post Box No - 9708,
Jamia Nagar, New Delhi - 110025
Tel : 26981327 Email:ifapublications@gmail.com